

از عدالتِ عظمیٰ

سنجیوانر میڈیکل اینڈ ہیلتھ ایسپلائز کو آپریٹو ہاؤسنگ سوسائٹی

بنام

محمد عبدالوہاب ودیگراں

تاریخ فیصلہ: 08 فروری 1996

[کے راماسوامی، ایس صغیر احمد اور جی بی پٹناک، جسٹس صاحبان]

حصول اراضی کا قانون، 1894 دفعات 4(1) اور 6۔

عوامی نوٹس۔ اطلاع کا مواد۔ وقت کی حد 40 دن۔ کی تعیین۔ ریاستی ترمیم کے ذریعے۔ قرار پایا کہ: مرکزی ترمیم سے مطابقت نہیں، اس لیے کالعدم۔ 40 دنوں کے بعد نوٹیفکیشن کے مواد کی اشاعت اسے غلط نہیں بنائے گی۔ ویسے بھی، چونکہ قبضہ پہلے ہی لیا جا چکا تھا، اس لیے زمین تمام پابندیوں سے آزاد ہو کر ریاست کی ملکیت بن چکی تھی۔

حصول اراضی کے قانون، 1894 کی دفعہ 4(1) کے تحت ایک نوٹیفکیشن، اپیل کنندہ سوسائٹی کے ملازمین کے لیے مکانات فراہم کرنے کے لیے جواب دہندگان کی ملکیت والی زمین کے حصول کو ریاستی گزٹ میں شائع کیا گیا تھا۔ اس کے بعد، نوٹیفکیشن کا مواد علاقے میں شائع کیا گیا اور ایکٹ کی دفعہ 6 کے تحت ایک اعلامیہ بھی شائع کیا گیا۔ جواب دہندگان سے زمین پر قبضہ کرنے کے بعد اسے اپیل کنندہ کے حوالے کر دیا گیا۔ بعد میں اپیلنٹ سوسائٹی کے اراکین کو پلاٹ دے گئے جن میں سے کچھ نے اپنے گھروں کی تعمیر شروع کر دی۔

مدعا علیہان نے اپنی اراضی کے حصول کو چیلنج کرتے ہوئے عدالت عالیہ میں رٹ پٹیشن دائر کی تھی۔ عدالت عالیہ نے اس نوٹیفکیشن اور اعلامیے کو کالعدم قرار دیتے ہوئے کہا کہ ایکٹ کی دفعہ 4(1) کے تحت نوٹیفکیشن گزٹ اور علاقے میں بیک وقت شائع نہیں کیے گئے تھے۔ دریں اثنا، ریاستی قانون سازی نے حصول اراضی (آندھرا پردیش ترمیم اور توثیق) ایکٹ، 1983 کے ذریعے ایکٹ

میں ترمیم کی، جس میں ریاستی گزٹ میں اس کی اشاعت کی تاریخ سے 40 دن کے اندر دفعہ 4(1) نوٹیفکیشن کے مواد کی اشاعت تجویز کی گئی۔ عدالت عالیہ کے فیصلے سے نالاں اپیل کنندہ نے موجودہ اپیل کو ترجیح دی۔

اپیل کنندہ کی جانب سے یہ دلیل دی گئی کہ اگرچہ ترمیم شدہ ایکٹ نے ضلعی گزٹ میں اس کی اشاعت کی تاریخ سے 40 دن کے اندر دفعہ 4(1) نوٹیفکیشن کے مواد کی اشاعت کو سابقہ طور پر تجویز کیا تھا، لیکن 40 دن کے بعد بھی اس مواد کی اشاعت غلط نہیں ہوئی؛ چونکہ قبضہ پہلے ہی لے لیا گیا تھا، اس لیے زمین ریاست اور مستفیدین کے پاس تمام رکاوٹوں سے پاک تھی؛ اور یہ کہ ایکٹ کی مرکزی ترمیم میں یہ شرط رکھی گئی ہے کہ دفعہ 4(1) کے تحت اشاعت کی آخری تاریخوں سے ایک سال کے اندر، ایکٹ کے دفعہ 6 کے تحت اعلامیہ شائع کیا جاسکتا ہے۔

جواب دہندگان کی جانب سے یہ موقف اختیار کیا گیا کہ جب تو ثبوتی ایکٹ کو ماضی سے نافذ العمل قرار دیا گیا، ایکٹ کے دفعہ 4(1) کے تحت نوٹیفکیشن غیر موثر ہو گئی، اور اس کے نتیجے میں ایکٹ کے دفعہ 6 کے تحت بیان غیر مستحکم تھا۔

اپیل کی اجازت دیتے ہوئے، یہ عدالت

قرار دیا گیا کہ: 1.1. پارلیمنٹ نے حصول اراضی کے قانون، 1894 میں ترمیم کی جس میں قانون کی دفعہ 4(1) کے تحت نوٹیفکیشن کی اشاعت میں طریقہ کار کے اقدامات تجویز کیے گئے اور قانون کی دفعہ 6 کے تحت اس کی عدم تعمیل کے نتائج کے ساتھ مقررہ وقت کی حد کے بغیر بیان کیا گیا اور دفعہ 11A میں یہ بیان کیا گیا کہ اگر اس میں بالترتیب طے شدہ اقدامات نہیں کیے گئے تو حصول میں خامی آتی ہے۔ دوسرے لفظوں میں، پارلیمنٹ یہ ظاہر کرتی ہے کہ ذیلی موقف کی نہ تو بیک وقت اور نہ ہی فوری مقامی اشاعت پر اصرار کیا جاتا ہے۔ لیکن اس کی تعمیل اور دو اخبارات میں اشاعت ضروری ہے۔ مقصد یہ ہے کہ مالک یا دلچسپی رکھنے والے شخص کو عوامی مقصد کے لیے زمین کے حصول کے نوٹس پر رکھا جائے۔ دفعہ 5A کے تحت تفتیش کی صورت میں یہ بھی کیا جانا چاہیے اور دفعہ 4(1) کے تحت نوٹیفکیشن کی اشاعت کی آخری تاریخوں سے ایک سال کے اندر تمام اقدامات کیے جانے چاہئیں۔ ورنہ حصول ختم ہو جاتا ہے۔

1.2. سرکاری گزٹ میں دفعہ 4(1) کے نوٹیفکیشن کی اشاعت، علاقے میں اس کا مواد اور دو مقامی اخبارات میں نوٹیفکیشن کی اشاعت کا تصور کیا گیا ہے لیکن اس کے تحت ان کی تعمیل کے لیے

کوئی وقت کی حد مقرر نہیں کی گئی ہے۔ اگر دفعہ 17(4) کے تحت فوری طاقت کا استعمال نہیں کیا جاتا ہے، تو دفعہ 5A کے تحت نوٹس مالک کو دینا ضروری ہے اور پھر مالک یا دلچسپی رکھنے والے شخص کو موقع دینے کے بعد تفتیش کی جاتی ہے۔ اس کے بعد، دفعہ 4(1) کے تحت اشاعت کی آخری تاریخوں سے ایک سال کے اندر اعلامیہ شائع کیا جانا چاہیے۔ تمام مقررہ طریقہ کار کے اقدامات کیے جانے چاہئیں لیکن بغیر کسی مقررہ وقت کے۔ اعلامیہ ایک سال کے اندر شائع کیا جانا چاہیے۔ زیادہ سے زیادہ بیرونی حد مقرر کی گئی تھی۔

حصول اراضی کا افسر، حیدرآباد ار بن ڈیولپمنٹ اتھارٹی، حیدرآباد، اے پی بنام محمد امری خان ودیگراں، [1986] 1 ایس سی سی 3؛ سی کے نارائن چارے ودیگراں بنام پوٹے پلی اشنا ودیگراں، [1986] 1 ایس سی سی 9 اور یدیا ودیگراں بنام حکومت اے پی، (1983) 233 DLT 1، قابل اطلاق قرار دیا گیا۔

دیپک پہوا بنام لیفٹیننٹ گورنر، [1985] 1 ایس سی آر 588، ممتاز شدہ۔

2.1. توثیق قانون کے تحت 40 دنوں کی سختی ختم ہو گئی کیونکہ یہ قانون کی مرکزی ترمیم سے مطابقت نہیں رکھتا ہے۔ یہ دیکھا جائے گا کہ توثیقی ایکٹ غریبوں کو مکانات فراہم کرنے کے لیے زمین کے حصول سے متعلق ہے، اس کے تحت دفعہ 17(4) کے تحت فوری اختیار استعمال کیا گیا اور قبضہ نہیں کیا گیا۔ دفعہ 4(1) کے تحت نوٹیفکیشن اور دفعہ 6 کے تحت اعلامیہ بیک وقت شائع کیا گیا۔ لیکن نوٹیفکیشن کے مواد کا عوامی نوٹس بیک وقت نہیں دیا گیا۔ قانون بیک وقت کارروائی پر اصرار نہیں کرتا تھا جو ایک ناممکن تھا اور بیک وقت کارروائی کا تصور عدالتی تشریح تھی اور اس کے اثر کو توثیقی ایکٹ کے ذریعے پھیلا دیا گیا تھا۔ یہ یاد رکھنا چاہیے کہ یہ حصول غریبوں کو رہائش فراہم کرنے کے لیے تھا۔ ریاستی حکومت ہمیشہ شہری علاقوں میں جائیدادوں کے حصول کے لیے دفعہ 4(1) اور دفعہ 6 کے تحت اعلامیہ کے تحت نوٹیفکیشن شائع کرنے کے اختیار کا استعمال کرتی ہے۔ دفعہ 5A کے تحت تحقیقات کو ختم نہیں کیا گیا۔ دفعہ 6 کے تحت اعلامیہ موجودہ معاملے کی طرح دفعہ 5A کے تحت تحقیقات کے بعد ہی شائع کیا گیا تھا۔ اس لیے ضرورت یہ تھی کہ اس مادے کا بیک وقت مقامی نوٹس دیا جائے، یہ قانون کی ضرورت نہیں تھی۔

گوری شنکر گور ودیگراں بنام ریاست یو پی ودیگراں، [1994] 1 ایس سی سی 92، کا حوالہ دیا گیا ہے۔

2.2. یہ واضح ہو گا کہ اس کے اراکین کے درمیان جائیدادوں کی تقسیم اور ان کو متعلقہ پلاٹوں کی الاٹمنٹ کا سوال تب ہی پیدا ہو گا جب حصول اراضی کے افسر نے حاصل کردہ زمین پر قبضہ کر لیا ہو اور اسے اپیل کنندہ سوسائٹی کے حوالے کر دیا ہو۔ دفعہ 16 کے عمل میں آنے سے زمین ریاست میں تمام رکاوٹوں سے پاک ہو گئی۔

3. حصول کے تحت جائیداد اپیل گزاروں کے پاس ہونے کی وجہ سے، ایکٹ کے تحت اپیل گزاروں کے تعلق کو تقسیم کرنے کے کسی بھی اختیار کی عدم موجودگی میں، سوائے دفعہ 48(1) کے تحت اختیارات کے استعمال کے، موثر حق کو خارج نہیں کیا جاسکتا۔ دفعہ 4(1) کے تحت نوٹیفکیشن کو کالعدم قرار دینے کے اختیار کا استعمال اور دفعہ 6 کے تحت اعلامیہ عدم مطابقت کا باعث بنے گا۔

سندھ پر سادھین ودیگر اس بنام ریاست یو پی ودیگر اس، [1993] 4 ایس سی سی 369، حوالہ دیا گیا۔

اپیلیٹ دیوانی کا دائرہ اختیار: دیوانی اپیل نمبر 5812، سال 1983۔

ڈبلیو اے نمبر 692، سال 1982 میں آندھرا پردیش عدالت عالیہ کے 2.3.83 کے فیصلے اور حکم سے۔

اپیل گزاروں کے لیے سی ایس سیٹا رامیا اور مس ورنند ردر۔

جواب دہندگان کے لیے اے سباراؤ اور جی پر بھاکر۔

عدالت کا فیصلہ کے راماسوامی، جسٹس نے سنایا۔

خصوصی اجازت کے ذریعے یہ اپیل آندھرا پردیش عدالت عالیہ کے رٹ اپیل نمبر 692، سال 1982 میں 2 مارچ 1983 کو دیے گئے فیصلے سے پیدا ہوتی ہے۔ حصول اراضی کے قانون (1)، سال 1894 کی دفعہ 4(1) کے تحت نوٹیفکیشن (مختصر طور پر، "ایکٹ") اپیل کنندہ سوسائٹی کے چوتھے درجے کے ملازمین کو مکانات فراہم کرنے کے لیے زیر بحث زمینوں کا حصول، 11 جنوری 1979 کو ریاستی گزٹ میں شائع کیا گیا تھا۔ نوٹیفکیشن کا مواد 17 مارچ 1979 کو علاقے میں شائع کیا گیا تھا۔ ایکٹ کی دفعہ 5A کے تحت تفتیش کی گئی اور حصول اراضی کے افسر (LAO) نے 19 جون 1979 کو حکومت کو اپنی رپورٹ پیش کی۔ دفعہ 6 کے تحت اعلامیہ 29 مارچ 1980 کو شائع کیا گیا تھا۔ LAO نے تفتیش کرنے کے بعد 13 دسمبر 1980 کو دفعہ 11 کے تحت اپنا فیصلہ دیا اور جواب

دھندگان کو اس کا نوٹس جاری کیا گیا۔ یہ کہا گیا ہے کہ چونکہ مدعا علیہ LAO کے دفتر میں موجود نہیں تھا، جیسا کہ ہدایت کی گئی تھی، یکم جنوری 1981 کو معاوضہ ماتحت جج کی عدالت میں جمع کرایا گیا تھا۔ یہ کہا گیا ہے کہ LAO کے جواب دھندگان سے زمین پر قبضہ کرنے کے بعد، اس نے زمین اپیل گزار کے حوالے کر دی تھی لیکن اصل تاریخ کا ذکر نہیں کیا گیا تھا۔ اپیل کنندگان کی جانب سے یہ بھی کہا گیا کہ اس کے بعد پلاٹ ترتیب دیے گئے اور اس کے ارکان کو دئے گئے، اور بعض ارکان نے اپنے گھروں کی تعمیر شروع کر دی تھی۔ اس مرحلے پر، مدعا علیہان نے 9 اگست 1982 کو رٹ پٹیشن دائر کی تھی اور یاد دیا دیگر اس بنام حکومت اے پی، (1983) 233 DLT 1 میں اپنے فیصلے کے بعد مکمل بنچ نے نوٹیفکیشن اور اعلامیے کو کالعدم قرار دیتے ہوئے کہا کہ دفعہ 4(1) کے تحت نوٹیفکیشن ایک ساتھ گزٹ اور علاقے میں شائع نہیں کیے گئے تھے۔ اس طرح خصوصی اجازت کے ذریعے یہ اپیل۔

اپیل کنندہ کے سینئر وکیل شری سی ستارا میا نے دعویٰ کیا کہ دپک پہوا بنام لیفٹیننٹ گورنر، [1985] 1 ایس سی آر 588 میں اس عدالت نے یاد دیا کے معاملے میں مکمل بنچ کے فیصلے کو خارج کر دیا تھا اور اس عدالت کے مختلف ڈویژن بنچ کے فیصلوں میں تناسب کی منظوری دی تھی۔ ریاستی قانون سازی نے حصول اراضی (آندھرا پردیش ترمیم اور توثیق) ایکٹ، 1983 (ایکٹ 9، سال 1983) (مختصر طور پر، "توثیقی ایکٹ") کے ذریعے ایکٹ میں ترمیم کی، جس کا اثر 12 ستمبر 1975 سے ہوا، جس تاریخ کو حصول اراضی (آندھرا پردیش ترمیم) ایکٹ، 1976 نافذ ہوا تھا۔ اگرچہ توثیقی ایکٹ پچھلی تاریخ سے دفعہ 4(1) نوٹیفکیشن کے مواد کو ڈسٹرکٹ گزٹ میں اس کی اشاعت کی تاریخ سے 40 دن کے اندر شائع کرنے کا حکم دیتا ہے، لیکن 40 دن کے بعد بھی اس مواد کی اشاعت دپک پہوا کے معاملے میں تناسب اور توثیقی ایکٹ کے دفعہ 4 کی شق (b) کے عمل سے غلط نہیں ہوتی ہے۔ انہوں نے یہ بھی دعویٰ کیا کہ چونکہ قبضہ پہلے ہی لے لیا گیا تھا، ایوارڈ دیے جانے کے بعد، زمین ریاست اور مستفیدین کے پاس تھی، جو تمام رکاوٹوں سے پاک تھی۔ لہذا عدالت عالیہ نے دفعہ 4(1) کے نوٹیفکیشن اور دفعہ 6 کے اعلامیے کو کالعدم قرار دینا درست نہیں تھا۔ یہ بھی دعویٰ کیا جاتا ہے کہ حصول اراضی (ترمیم) ایکٹ (68، سال 1984) گزٹ، اخبارات اور مقامی اشاعت میں نوٹیفکیشن کی اشاعت کے لیے طریقہ کار فراہم کرتا ہے اور دفعہ 4(1) کے تحت اشاعت کی آخری تاریخوں سے ایک سال کے اندر دفعہ 6 کے تحت اعلامیے کی اشاعت کے لیے حد بندی کرتا ہے جو اس بات کی نشاندہی کرے گی کہ دفعہ 4(1) کے تحت مختلف اشاعتیں وقتاً فوقتاً وقفوں پر بغیر کسی

وقت کی حد کے ایک سال کی زیادہ سے زیادہ مدت کے اندر کی جاسکتی ہیں۔ اس کے بعد توثیقی ایکٹ بھی موثر نہیں رہتا۔

جواب دہندگان کے وکیل، شری اے سباراؤ نے دلیل دی کہ 12 ستمبر 1975 سے توثیقی ایکٹ کو پس منظر اثر دینے اور 40 دنوں کے بعد مقامی اشاعت کے بعد، دفعہ 4(1) کے تحت نوٹیفکیشن غلط ہو گیا؛ اس کے نتیجے میں، دفعہ 6 کے تحت بیان غیر مستحکم ہے۔ انہوں نے حصول اراضی کے افسر، حیدرآباد اربن ڈویلپمنٹ اتھارٹی، حیدرآباد، اے پی بنام محمد امري خان ودیگراں، [1986] 1 ایس سی سی 3 اور سی کے نارائن چارے ودیگراں بنام پوٹے پیل اشانا ودیگراں، [1986] 1 ایس سی سی 9 پر انحصار کیا جس تناسب میں یہ قرار دیا گیا تھا کہ 40 دن کے بعد مقامی اشاعت دفعہ 4(1) کے نوٹیفکیشن کو کالعدم قرار دیتی ہے۔

متعلقہ تنازعات اس سوال کو جنم دیتے ہیں کہ کیا عدالت عالیہ کا نظریہ قانونی طور پر درست ہے؟ حصول اراضی (آندھرا پردیش ترمیم) ایکٹ، 1976 کو غریبوں کو مکانات فراہم کرنے کے لیے حصول کی رفتار کو تیز کرنے اور کلکٹروں کو دفعہ 4(1) کے تحت نوٹیفکیشن جاری کرنے اور دفعہ 6 کے تحت اعلامیہ جاری کرنے اور متعلقہ ضلع گزٹ میں ان کی اشاعت کے لیے باختیار بنانے اور اس طرح حاصل کی گئی زمینوں کو معاوضے کی ادائیگی کرنے کے لیے نافذ کیا گیا تھا اگر معاوضہ 500 روپے سے زیادہ نہیں ہے اور دیگر معاملات میں 500 روپے سے زیادہ کی قسطوں میں ایسی قسطوں پر 6 فیصد سود کے ساتھ۔

اس کو آگے بڑھانے کے لیے ریاست کے تمام اضلاع میں بڑے پیمانے پر نجی افراد کی زمینوں کا حصول کیا گیا۔ کلکٹروں نے دفعہ 17(4) کے تحت دفعہ 5A کے تحت جانچ کے اختیارات کا استعمال کیا اور دفعہ 4(1) کے تحت نوٹیفکیشن اور دفعہ 6 کے تحت بیانات ایک ساتھ گزٹ میں شائع کیے گئے۔ لیکن چلی سطح کے افسران نے دفعہ 4(1) کے تحت نوٹیفکیشن کے مواد کی مقامی اشاعت میں تاخیر کی۔ نتیجتاً، آندھرا پردیش عدالت عالیہ میں نوٹیفکیشن کی صداقت کو ہمیشہ چیلنج کرنے والی قانونی چارہ جوئی کا سلسلہ شروع ہو گیا تھا۔

جیسا کہ اس عدالت نے دیکھ پھو کے معاملے (اوپر) میں دیکھا، عدالت عالیہ کے کئی ڈویژن بچوں نے مستقل نظریہ اختیار کیا ہے کہ گزٹ میں دفعہ 4(1) کے تحت نوٹیفکیشن کی بیک وقت اشاعت اور اس کے مواد کی مقامی اشاعت لازمی نہیں تھی۔ سنگل جج اور ڈویژن بچ نے ایک خارج

شدہ نوٹ جاری کیا تھا جس کے نتیجے میں مکمل بیچ کا حوالہ دیا گیا تھا جس نے یدیا کے معاملے میں فیصلہ دیا تھا کہ گزٹ میں نوٹیفکیشن کی اشاعت اور اس کے مواد کی مقامی اشاعت اسی دن کی جانی چاہیے۔ اس نظریے کے بعد، اسی مکمل بیچ نے اس اپیل میں شامل اعتراض شدہ نوٹیفکیشن اور اعلامیے کو کالعدم قرار دے دیا۔ توثیقی ایکٹ نے واضح طور پر مذکورہ فیصلے کا حوالہ دیا اور ای پی ترمیمی ایکٹ 1976 کے نفاذ کی تاریخ سے پہلے جاری کیے گئے تمام نوٹیفکیشنوں کو ماضی سے مؤثر بنادیا، جس سے مکمل بیچ کے فیصلے کی بنیاد کو ختم کر دیا۔ توثیقی ایکٹ کے دفعہ 2 میں کہا گیا ہے کہ کلکٹر، اس طرح کے نوٹیفکیشن کی اشاعت کی تاریخ سے 40 دن کے اندر، نوٹیفکیشن کے مواد کو شائع کرے گا۔ اس کی وجہ سے مزید قانونی چارہ جوئی ہوئی۔

تین ججوں کی بیچ کو اس بات پر غور کرنے کی ضرورت تھی کہ آیا علاقے میں عوامی نوٹس دینے میں تاخیر نوٹیفکیشن کو غیر موثر بناتی ہے یا نہیں۔ دلیل کی حمایت میں یاد دیا کے مقدمے کا حوالہ دیا گیا۔ اس میں دفعہ 4 اور 17 (4) کے تحت ایک مشترکہ نوٹیفکیشن اور دفعہ 6 کے تحت اعلامیہ 18 جون 1984 کو گزٹ میں شائع کیا گیا اور دفعہ 4 کے تحت نوٹیفکیشن کے مواد کا عوامی نوٹس 17 جولائی 1984 کو 29 دن کی تاخیر کے ساتھ علاقے میں دیا گیا۔ بین محکمہ جاتی مراسلہ و کتابت کی وجہ سے نوٹیفکیشن کے بعد آٹھ سال کی تاخیر کو یہ قرار دینے کے لیے استعمال کیا گیا کہ کوئی حقیقی فوری ضرورت نہیں ہے۔ دفعہ 5A کے تحت فوری شق کی درخواست کرنے اور اس کے نتیجے میں جانچ کرنے کی غلطی کی قانونی حیثیت کو چیلنج کیا گیا تھا۔

اس عدالت نے فیصلہ دیا تھا کہ دفعہ 4 (1) یہ تجویز نہیں کرتی کہ نوٹیفکیشن کے مواد کا عوامی نوٹس سرکاری گزٹ میں نوٹیفکیشن کی اشاعت کے ساتھ ساتھ یا اس کے فوراً بعد علاقے میں دیا جانا چاہیے۔ وہ ذیلی دفعہ (2) کے تحت مزید اقدامات کرنے سے پہلے دفعہ 4 (1) کے تحت اٹھائے جانے والے دو اقدامات ہیں۔ وقت کا عنصر کوئی اہم عنصر نہیں ہے اور دفعہ 4 (1) میں 'بیک وقت' یا 'اس کے فوراً بعد' کے الفاظ کو پڑھنے کا کوئی ضمانت نہیں ہے۔ انہیں بیک وقت یا اس کے فوراً بعد کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ معاصر میں وقت کا وقفہ شامل ہو سکتا ہے اور چیزوں کی نوعیت کے لحاظ سے، سرکاری گزٹ میں اشاعت اور علاقے میں عوامی نوٹس کو لازمی طور پر وقت کے وقفے سے الگ کیا جانا چاہیے۔ اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ اشاعت اور عوامی نوٹس کو طویل وقفے سے الگ کیا جاسکتا ہے۔ جو ضروری ہے وہ یہ ہے کہ عمل کا تسلسل کسی گہرے خلا سے ٹوٹا ہوا نظر نہ آئے۔ اگر گزٹ میں اشاعت ہوتی ہے اور اگر محلے میں عوامی نوٹس ہوتا ہے، تو دفعہ 4 (1) کے تقاضوں کو پورا ہونا چاہیے

جب تک کہ دونوں کو ایک دوسرے سے وقت کے وقفے سے منقطع نہ کر دیا جائے جب تک کہ یہ کسی کو حصول کی کارروائی میں نیک نیتی کی کمی کے اولین نتیجے کی طرف لے جائے۔ یہ فیصلہ دیا گیا کہ جب حکومت دفعہ 17(4) کے تحت اختیارات کا استعمال کرتی ہے، تو وہ واضح طور پر محسوس کرتی ہے کہ فوری ضرورت ایسی ہے کہ اس سے تاخیر نہیں ہوتی اور اس لیے حکومت ہدایت دیتی ہے کہ دفعہ 6 کے تحت اعلامیے کی اشاعت پر زمین کا قبضہ فوری طور پر لیا جائے اور اس کے بعد دفعہ 9 کے تحت نوٹس جاری کیا جائے۔ حصول کے معاملے میں مزید کارروائی کرنے میں تاخیر کرنے والے عہدیداروں کی طرف سے آٹھ سال کی تاخیر نوٹیفکیشن جاری کرنے کے وقت موجود فوری ضرورت کو ختم کرنے اور یہ موقف اختیار کرنے کے لیے کافی نہیں ہے کہ کبھی کوئی فوری ضرورت نہیں تھی۔ اس عدالت نے یاد دیا کہ معاملے (اوپر) میں مکمل بیچ کے فیصلے کو خارج کر دیا اور دیگر مقدمات کے علاوہ آندھرا پردیش عدالت عالیہ کے ڈویژن بینچ کے فیصلوں کو بھی منظوری دے دی۔

محمد امری خان کے معاملے اور سی کے نارائن چڑی کے مقدمات میں، (اوپر) اس عدالت نے توثیقی ایکٹ کے اثر پر غور کیا اور تین ججوں کی دیگر بیچ نے فیصلہ دیا کہ توثیقی ایکٹ کے بعد ماضی کے اثر سے نافذ ہونے کے بعد، دیپک پہوا کے معاملے میں قانون کے باوجود توثیقی ایکٹ دینا ضروری ہے۔ دفعہ 4(1) کے نوٹیفکیشن کی اشاعت کی تاریخ سے 40 دن کے اندر علاقے میں اس کے مواد کا نوٹیفکیشن اور عوامی نوٹس دینا ہو گا جو 12 ستمبر 1975 کے بعد مناسب حکومت کی طرف سے جاری کردہ ہر نوٹیفکیشن پر لاگو ہو گا۔ اگر گزٹ میں نوٹیفکیشن کی اشاعت کی تاریخ سے 40 دن کے اندر علاقے میں اس طرح کے نوٹیفکیشن کا مواد نہیں دیا گیا تو یہ اس طرح کے نوٹیفکیشن کو غیر فعال کرنے والی مہلک کمزوری متعارف کرائے گا۔ اس صورت میں نوٹیفکیشن کے مواد کی مقامی اشاعت میں 40 دن سے زیادہ کی تاخیر دفعہ 4 کی ذیلی دفعہ (1) میں نافذ کردہ مینڈیٹ کی خلاف ورزی ہے جیسا کہ یہ 12 ستمبر 1975 سے اور اس کے بعد تھا۔ اس لیے اسے گرایا جاسکتا تھا۔

پارلیمنٹ نے ترمیم ایکٹ 68، سال 1984 نافذ کیا جس میں دفعہ 4(1) کے تحت نوٹیفکیشن کی اشاعت میں طریقہ کار کے اقدامات تجویز کیے گئے اور دفعہ 6 کے تحت اس کی عدم تعمیل کے نتائج کے ساتھ مقررہ وقت کی حد کے بغیر بیان کیا گیا اور دفعہ 11A میں یہ بیان کیا گیا کہ اگر بالترتیب اس میں طے شدہ اقدامات نہیں اٹھائے گئے تو حصول معدوم ہو جاتا ہے۔ دوسرے لفظوں میں، پارلیمنٹ یہ واضح کرتی ہے کہ مواد کی نہ تو بیک وقت اور نہ ہی فوری طور پر مقامی اشاعت پر اصرار کیا جاتا ہے۔ لیکن اس کی تعمیل اور دو اخبارات میں اشاعت ضروری ہے۔ مقصد یہ ہے کہ مالک یا دلچسپی رکھنے

والے شخص کو عوامی مقصد کے لیے زمین کے حصول کے نوٹس پر رکھا جائے۔ دفعہ 5A کے تحت تفتیش کی صورت میں یہ بھی کیا جانا چاہیے اور دفعہ 4(1) کے تحت نوٹیفکیشن کی اشاعت کی آخری تاریخوں سے ایک سال کے اندر تمام اقدامات کیے جانے چاہئیں۔ ورنہ حصول ختم ہو جاتا ہے۔ اس کے بعد بھی دفعہ 6 کے اعلامیے کی اشاعت کی تاریخ سے دو سال کے اندر ایوارڈ دیا جانا چاہیے۔ سرکاری گزٹ میں دفعہ 4(1) کے نوٹیفکیشن کی اشاعت، علاقے میں اس کا مواد اور دو مقامی اخبارات میں نوٹیفکیشن کی اشاعت کا تصور کیا گیا ہے لیکن اس کے تحت ان کی تعمیل کے لیے کوئی وقت کی حد مقرر نہیں کی گئی ہے۔ اگر دفعہ 17(4) کے تحت فوری طاقت کا استعمال نہیں کیا جاتا ہے، تو دفعہ 5A کے تحت نوٹس مالک کو دینا ضروری ہے اور پھر مالک یا دلچسپی رکھنے والے شخص کو موقع دینے کے بعد جانچ کی جاتی ہے۔ اس کے بعد، دفعہ 4(1) کے تحت اشاعت کی آخری تاریخوں سے ایک سال کے اندر اعلامیہ شائع کیا جانا چاہیے۔ دوسرے لفظوں میں، 24 ستمبر 1984 سے، تمام مقررہ طریقہ کار کے اقدامات کیے جانے چاہئیں لیکن بغیر کسی مقررہ وقت کے، اعلامیہ ایک سال کے اندر شائع کیا جانا چاہیے۔ زیادہ سے زیادہ بیرونی حد مقرر کی گئی تھی۔ مرکزی ایکٹ 68، سال 1984 اور توثیقی ایکٹ آئین کے ساتویں شیڈول کی فہرست III (کنکرنٹ لسٹ) کے اندر راج 42 کے تحت نافذ کیے گئے تھے۔ آئین کے آرٹیکل 254 فقرہ 1 کے نفاذ کے ذریعے، ترمیم ایکٹ 68، سال 1984 کو فعال کر دیا گیا ہے اور اس نے 24 ستمبر 1984 سے اسی میدان پر قبضہ کر لیا ہے۔ گوری شنکر گورو دیگر ا بنام ریاست یوپی و دیگر ا بن، [1994] 1 ایس سی سی 92 میں اس عدالت نے یوپی آو اس ایوم وکاس پریشناد دھینیم، 1965 کے مقابلے میں ترمیم ایکٹ کے اثرات کا جائزہ لیا اور پیرا گراف 39 اور 40 میں فیصلہ دیا کہ جب تک کہ دونوں ایکٹ متضاد نہ ہوں اور ہم آہنگی سے کام نہیں کر سکتے، ریاستی ایکٹ مرکزی ایکٹ پر غالب رہتا ہے لیکن اس حد تک ناگزیری ریاستی ایکٹ کا عدم ہو جاتا ہے کیونکہ یہ ترمیم ایکٹ کی توضیحات سے مکمل طور پر مطابقت نہیں رکھتا ہے۔ اس معاملے میں، یہ قرار دیا گیا کہ ان کا ارادہ آزادانہ طور پر کام کرنا تھا کیونکہ ریاستی قانون فہرست II (ریاستی فہرست) کے اندر راج 56 اور 66 کے تحت نافذ کیا گیا تھا جبکہ ترمیم ایکٹ سمورتی فہرست کے اندر راج 42 کے تحت نافذ کیا گیا تھا۔

توثیقی ایکٹ کے تحت اس طرح 40 دنوں کی سختی 24 ستمبر 1984 سے ختم ہو گئی کیونکہ یہ ترمیم ایکٹ 68، سال 1984 سے مطابقت نہیں رکھتا ہے۔ یہ دیکھا جائے گا کہ توثیق قانون غریبوں کو مکانات فراہم کرنے کے لیے زمین کے حصول سے متعلق ہے، اس کے تحت دفعہ 17(4) کے

تحت فوری اختیار استعمال کیا گیا اور قبضہ نہیں کیا گیا۔ دفعہ 4(1) کے تحت نوٹیفکیشن اور دفعہ 6 کے تحت اعلامیہ بیک وقت شائع کیا گیا۔ لیکن نوٹیفکیشن کے مواد کا عوامی نوٹس بیک وقت نہیں دیا گیا۔ لیکن مکمل پنچ کے فیصلے کے لیے، قانون بیک وقت کارروائی پر اصرار نہیں کرتا تھا جو کہ ناممکن تھا اور بیک وقت کارروائی کا تصور عدالتی تشریح تھی اور اس کے اثر کو توثیقی ایکٹ کے ذریعے پھیلا دیا گیا تھا۔ یہ یاد رکھنا چاہیے کہ یہ حصول غریبوں کو رہائش فراہم کرنے کے لیے تھا۔ ریاستی حکومت ہمیشہ شہری علاقوں میں جائیدادوں کے حصول کے لیے دفعہ 4(1) اور دفعہ 6 کے تحت اعلامیہ کے تحت نوٹیفکیشن شائع کرنے کے اختیار کا استعمال کرتی ہے۔ دفعہ 5A کے تحت تحقیقات کو ختم نہیں کیا گیا۔ دفعہ 6 کے تحت اعلامیہ موجودہ معاملے کی طرح دفعہ 5A کے تحت تحقیقات کے بعد ہی شائع کیا گیا تھا۔ لہذا اس مواد کا بیک وقت مقامی نوٹس دینے کی ضرورت قانون کے تقاضے کے مطابق تھی اور اس طرح اس عدالت نے دیکھ پہوا کے معاملے (اوپر) اور عدالت عالیہ س کے مختلف ڈویژن پنچوں کے کئی فیصلوں میں بھی بیان کیا تھا۔ مکمل پنچ کا فیصلہ بنیادی طور پر غریبوں کو مکانات فراہم کرنے کے لیے دیہی علاقوں میں زمینوں کے حوالے سے تھا۔ مکمل پنچ نے بھی اس فرق کو نہیں دیکھا کیونکہ مشترکہ سوال پر بحث کی گئی تھی اور بنیادی توجہ صرف غریبوں کو مکانات فراہم کرنے کے حصول پر تھی۔ محمد امری خان کے معاملے میں بھی یہی بات دہرائی گئی: سی۔ کے۔ نارائن چارے کے مقدمات (اوپر) نے محمد امری خان کے مقدمے کی نقش و قدم کی پیروی کی۔ لہذا، ریاستی حکومت کی طرف سے اپنے ریاستی گزٹ میں شائع کردہ نوٹیفکیشن کے مطابق کیے گئے حصول پر توثیق کا قانون لاگو نہیں تھا۔

اس کے علاوہ، جیسا کہ حقائق سے پتہ چلتا ہے، ایوارڈ 24 نومبر 1980 کو دیا گیا تھا اور رٹ پٹیشن 9 اگست 1982 کو دائر کی گئی تھی۔ یہ تنازعہ میں نہیں ہے کہ معاوضہ ماتحت جج کی عدالت میں جمع کیا گیا تھا۔ اپیل کنندہ سوسائٹی کی طرف سے اس بات پر زور دیا جاتا ہے کہ زمین کا قبضہ اسے دے دیا گیا تھا اور زمین تقسیم کر کے اس کے اراکین کو مکانات کی تعمیر کے لیے الاٹ کر دی گئی تھی اور کچھ مکانات کی تعمیر اس تاریخ تک شروع کر دی گئی تھی جب رٹ پٹیشن دائر کی گئی تھی۔ یہ واضح ہو گا کہ اس کے اراکین کے درمیان جائیدادوں کی تقسیم اور ان کو متعلقہ پلاٹوں کی الاٹمنٹ کا سوال تب ہی پیدا ہو گا جب حصول اراضی کے افسر نے حاصل کردہ زمین پر قبضہ کر لیا ہو اور اسے اپیل کنندہ سوسائٹی کے حوالے کر دیا ہو۔ دفعہ 16 کے عمل میں آنے سے زمین ریاست میں تمام رکاوٹوں سے پاک ہو گئی۔ ستیندر پرساد جین و دیگران بنام ریاست یوپی و دیگران، [1993] 4 ایس سی سی 369

میں، سوال یہ پیدا ہوا کہ کیا دفعہ 4(1) کے تحت نوٹیفکیشن اور دفعہ 6 کے تحت بیان ختم ہو جاتا ہے اگر دفعہ 11A کے تحت تصور کردہ دو سال کے اندر ایوارڈ نہیں دیا جاتا ہے؟ تین ججوں کی بنچ نے فیصلہ دیا تھا کہ ایک بار قبضہ کر لیا گیا اور زمین حکومت کے حوالے کر دی گئی تو ریاست میں اس طرح کی زمین کا حق صرف معاوضے کے تعین اور مالک کو ادا کرنے سے مشروط ہے۔ حکومت کے پاس قانونی طور پر موجود زمین کا حق تقسیم کرنا اور اسے مالک کو واپس کرنا ایکٹ کے تحت زیر غور نہیں ہے۔ صرف دفعہ 48(1) حصول سے دستبرداری کا اختیار دیتی ہے وہ بھی قبضہ کرنے سے پہلے۔ اس معاملے میں یہ سوال پیدا نہیں ہوا۔ حصول کے تحت جائیداد اپیل گزاروں کے پاس ہونے کی وجہ سے، ایکٹ کے تحت اپیل گزاروں کے لقب کو تقسیم کرنے کا کوئی اختیار نہ ہونے کی صورت میں، سوائے دفعہ 48(1) کے تحت اختیارات کے استعمال کے، جائز حق کو شکست نہیں دی جاسکتی۔ دفعہ 4(1) کے تحت نوٹیفکیشن کو کالعدم قرار دینے کے اختیار کا استعمال اور دفعہ 6 کے تحت اعلامیہ عدم مطابقت کا باعث بنے گا۔ لہذا، ان حالات میں عدالت عالیہ حصول میں مداخلت نہیں کرتی اور بالترتیب دفعات 4 اور 6 کے تحت نوٹیفکیشن اور اعلامیہ کو کالعدم قرار دیتی۔ دونوں نقطہ نظر سے، ہمارا خیال ہے کہ عدالت عالیہ نے رٹ اپیل کی اجازت دینے میں غلطی کی تھی۔

نتیجتاً، رٹ اپیل خارج ہو جاتی ہے اور رٹ پٹیشن میں واحد جج کے ذریعے منظور کردہ حکم بحال ہو جاتا ہے۔ اس کے مطابق اپیل منظور کی جاتی ہے، لیکن، حالات میں، اخراجات کے حوالے سے کوئی حکم نہیں۔

اپیل منظور کی گئی۔